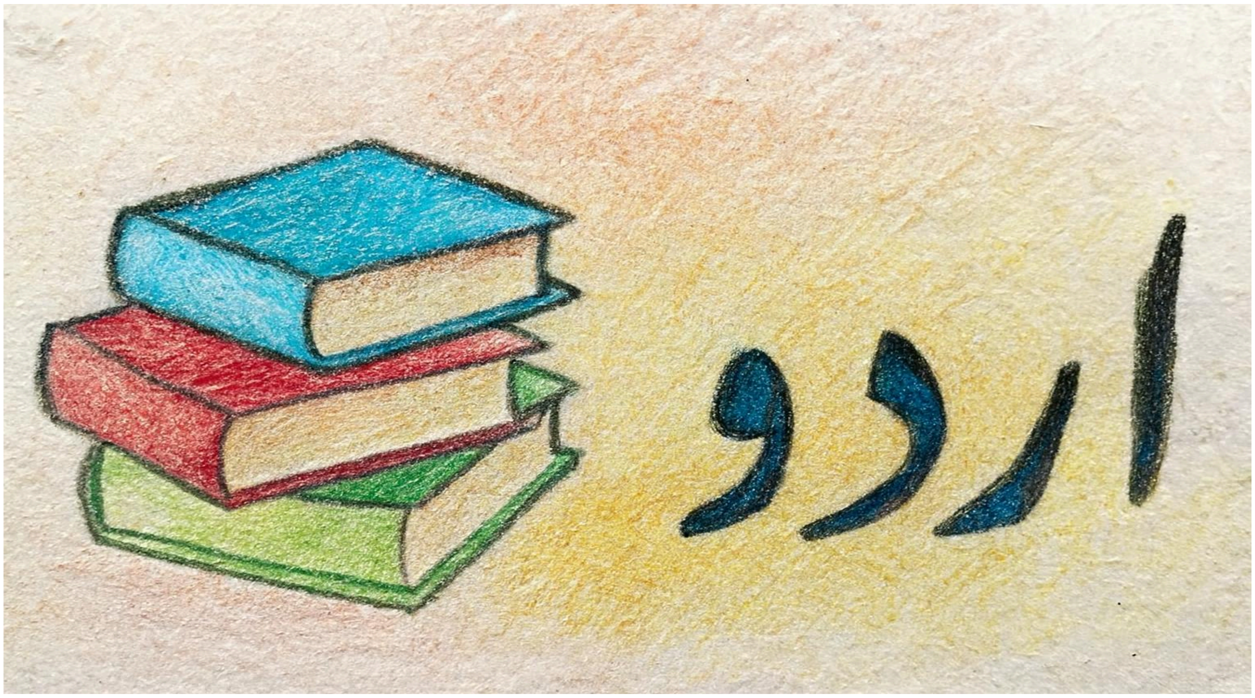

کلاس: 9th

مضمون: اردو

سبق 14: پیام لطیف

مصنف: شاہ عبد اللطیف بھٹائی (1689ء تا 1752ء)

مصنف: شیخ ایاز (1923 ء تا 1997ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. شاہ عبداللطیف بھٹائی کا شمار کس میں ہوتا ہے؟

(الف) جدید شعرا

(ب) سندھ کی بزرگ ترین شخصیات ✅

(ج) انگریزی ادیب

(د) سائنسدان

2. شاہ عبداللطیف بھٹائی نے لوگوں کی تربیت کس کے ذریعے کی؟

(الف) صرف تعلیم سے

(ب) کردار، گفتار اور حسنِ عمل سے ✅

(ج) تجارت سے

(د) سیاست سے

3. شاہ عبداللطیف بھٹائی کا تعلق کس زبان کے ادب سے ہے؟

(الف) اردو

(ب) سندھی ✅

(ج) فارسی

(د) عربی

4. ان کی تعلیمات کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

(الف) دولت کمانا

StudyNotes360.com

(ب) محبت، امن، رواداری اور بھائی چارہ پھیلانا ✅

(ج) جنگ کرنا

(د) شہرت حاصل کرنا

5. ریت کے میلے "مجھٹ" کو آج کس نام سے جانا جاتا ہے؟

(الف) حیدرآباد

(ب) بھٹ شاہ ✅

(ج) سکھر

(د) لاڑکانہ

6. شاہ عبداللطیف بھٹائی کا مشہور کلامی مجموعہ کیا کہلاتا ہے؟

(الف) دیوانِ غالب

(ب) شاہ جو رسالو ✅

(ج) بانگِ درا

(د) کلیاتِ اقبال

7. "شاہ جو رسالو" کا منظوم اردو ترجمہ کس نے کیا؟

(الف) فیض احمد فیض

(ب) شیخ ایاز ✅

(ج) حفیظ جالندھری

(د) احمد فراز

StudyNotes360.com

8. شاہ عبداللطیف بھٹائی نے کس خطے میں اپنی خدمات انجام دیں؟

(الف) پنجاب

(ب) سندھ ✅

(ج) بلوچستان

(د) خیبر پختونخوا

9. شاہ عبداللطیف بھٹائی کی تعلیمات کا اثر کہاں تک پہنچا؟

(الف) صرف شہر تک

(ب) صرف سندھ تک

(ج) دنیا بھر میں ✅

(د) صرف گاؤں تک

10. ان کی شخصیت کا نمایاں پہلو کیا تھا؟

(الف) صرف شاعری

(ب) روحانی اور فکری رہنمائی ✅

(ج) کاروبار

(د) کھیل

11. شیخ ایاز کا پورا نام کیا ہے؟

(الف) شیخ غلام حسین

(ب) شیخ مبارک علی ✅

StudyNotes360.com

(ج) شیخ احمد علی

(د) شیخ محمد علی

12. شیخ ایاز کی جائے ولادت کہاں ہے؟

(الف) کراچی

(ب) سکھر

(ج) شکارپور ✅

(د) حیدرآباد

13. شیخ ایاز کے والد کا نام کیا تھا؟

(الف) شیخ عبدالرزاق

(ب) شیخ غلام حسین ✅

(ج) شیخ احمد حسین

(د) شیخ محمد

14. شیخ ایاز کے گھر میں کون سے رسائل آتے تھے؟

(الف) جنگ

(ب) ہمایوں، ادبی دنیا، نیرنگ خیال ✅

(ج) ڈان

(د) ٹائمز

15. شیخ ایاز نے میٹرک تک تعلیم کہاں حاصل کی؟

StudyNotes360.com

(الف) کراچی

(ب) لاہور

(ج) شکارپور ✅

(د) سکھر

16. شیخ ایاز اعلیٰ تعلیم کے لیے کہاں گئے؟

(الف) لاہور

(ب) اسلام آباد

(ج) کراچی ✅

(د) کوئٹہ

17. شیخ ایاز نے کون سی ڈگریاں حاصل کیں؟

(الف) ایم اے اور ایم فل

(ب) بی اے اور ایل ایل بی ✅

(ج) بی ایس سی اور ایم ایس سی

(د) ایم بی بی ایس

18. شیخ ایاز نے پریکٹس کہاں شروع کی؟

(الف) سکھر

(ب) شکارپور

(ج) کراچی ✅

StudyNotes360.com

(د) لاہور

19. شیخ ایاز کو حکومت پاکستان کی طرف سے کون سا اعزاز دیا گیا؟

(الف) ستارہ امتیاز

(ب) ہلال امتیاز ✅

(ج) نشان حیدر

(د) تمغہ جرات

20. شیخ ایاز کا شمار کس میں ہوتا ہے؟

(الف) کلاسیکی اردو شاعر

(ب) جدید سندھی ادب کے بانیوں میں ✅

(ج) سائنسدان

(د) سیاستدان

❖ اہم مختصر سوالات:

1. شاعر نے کس کا آسرا ڈھونڈا ہے؟

جواب:

شاعر نے اللہ تعالیٰ کا آسرا ڈھونڈا ہے، کیونکہ وہی ربِ کریم ہر انسان کا حقیقی سہارا اور مددگار ہے۔

2. شاعر کے نزدیک دوسروں پر فوقیت کس کو ملتی ہے؟

جواب:

StudyNotes360.com

شاعر کے نزدیک دوسروں پر فوقیت اس شخص کو ملتی ہے جو اپنی حقیقت کو پہچانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو واحد اور لاشریک مان کر کامل ایمان رکھتا ہے۔

3. شاعر نے "تو ہی اعلیٰ ہے اور تو ہی علیم" سے کیا مراد لیا ہے؟

جواب:

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے بلند و برتر ہے اور وہ ہر چیز کا مکمل علم رکھنے والا ہے۔

4. "شش جہات" سے کون کون سی جہت مراد ہے؟

جواب:

شش جہات سے مراد چھ سمتیں ہیں: اوپر، نیچے، دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے۔

5. شاعر نے گوہرِ بے بہا کو چھوڑ کر کس چیز سے اپنا دامن بھر لیا ہے؟

جواب:

شاعر نے گوہرِ بے بہا (قیمتی نیکیوں) کو چھوڑ کر سنگ ریزوں (بے وقعت چیزوں اور گناہوں) سے اپنا دامن بھر لیا ہے۔

6. شاعر کی کشتی کے رخ کو کس چیز نے موڑ دیا ہے؟

جواب:

شاعر کی کشتی کے رخ کو گناہوں کے طوفان (موجِ طوفانِ معصیت) نے موڑ دیا ہے، جس کی وجہ سے وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

📘 خلاصہ:

اس نظم میں شاعر نے نہایت خوبصورت انداز میں اللہ تعالیٰ کی حمد، اس کی وحدانیت اور اس کی عظیم صفات کو بیان کیا ہے۔ شاعر واضح کرتا ہے کہ اللہ ہی کائنات کا خالق،

StudyNotes360.com

مالک، رازق اور ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ انسان کی ہر امید اور خواہش اسی سے وابستہ ہے اور وہی ہر مشکل میں سہارا دینے والا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ نظم میں نبی کریم ﷺ کی شان و عظمت کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جو شخص دل اور زبان سے سچا ایمان رکھتا ہے اور نبی کریم ﷺ کے بلند مقام کو پہچان لیتا ہے، وہی حقیقی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کو واحد اور لاشریک ماننا بھی کامل ایمان کی علامت ہے۔

مزید یہ کہ شاعر انسان کو اس کی غفلت اور گناہوں کا احساس دلاتا ہے۔ وہ اعتراف کرتا ہے کہ اس نے قیمتی چیزوں (نیکیوں) کو چھوڑ کر بے وقعت چیزوں (گناہوں) کو اختیار کیا، جس کی وجہ سے وہ سیدھے راستے سے ہٹ گیا۔ شاعر اپنی کوتاہیوں پر افسوس کرتے ہوئے یہ بھی کہتا ہے کہ اس نے عید جیسے خوشی کے موقع کو بھی اپنی غفلت کی وجہ سے ضائع کر دیا۔

آخر میں شاعر انسان کو یہ سبق دیتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کو سنوارے، اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھے، نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرے اور گناہوں سے بچ کر نیکی کی راہ اختیار کرے۔

StudyNotes360.com

🌸 اشعار کی تشریح

🔹 شعر 1:

- تیری ہی ذات اول وہ آخر، تو ہی قائم ہے اور تو ہی قدیم
- تجھ سے وابستہ ہر تمنا ہے، تیرا ہی آسرا ہے ربِ کریم
- کم ہے جتنی کریں تیری توصیف، تو ہی اعلیٰ ہے اور تو ہی علیم
- والی شش جہات واحد ذات، رازق کائنات ربِ رحیم

تشریح:

ان اشعار میں شاعر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہے اور اس کی بے شمار صفات کو نہایت خوبصورت انداز میں پیش کرتا ہے۔ شاعر سب سے پہلے یہ بیان کرتا ہے کہ اللہ

تعالیٰ ہی اول (ابتدا) اور آخر (انتہا) ہے۔ یعنی کائنات کی ہر چیز اسی کے حکم سے وجود میں آتی ہے اور اسی کے حکم سے ختم ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ رہے گا، اسے نہ زوال ہے اور نہ فنا۔ اسی لیے اسے قدیم اور قائم کہا گیا ہے۔

اگلی سطر میں شاعر انسان کی بے بسی اور اللہ پر مکمل انحصار کو بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ انسان کی ہر خواہش، ہر امید اور ہر تمنا اللہ تعالیٰ سے وابستہ ہے۔ انسان زندگی کے ہر معاملے میں اللہ ہی کو اپنا سہارا سمجھتا ہے۔ وہی مشکلات کو آسان کرنے والا اور حاجات پوری کرنے والا ہے، اسی لیے اسے ربِ کریم کہا گیا ہے۔

تیسرے شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مزید واضح کرتا ہے کہ ہم جتنی بھی اس کی تعریف کریں، وہ کم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس قدر بلند ہے کہ انسانی عقل اس کا مکمل ادراک نہیں کر سکتی۔ وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے، اس کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اسی لیے اسے علیم کہا گیا ہے۔

آخری شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کا بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام سمتوں (شش جہات) کا مالک ہے اور پوری کائنات کا نظام اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ایک ہی ذات ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ وہی تمام مخلوقات کو رزق دینے والا ہے اور نہایت مہربان ہے، اسی لیے اسے رازقِ کائنات اور ربِ رحیم کہا گیا ہے۔

StudyNotes360.com

◆ شعر 2:

- ایمان کامل کے ساتھ جس نے بھی، دل سے مانا زبان سے جانا
- جس کی خاطر بنی ہے یہ دنیا، اس محمدؐ کا مرتبہ جانا
- فوقیت اُس کو دوسروں پہ ملی، اپنی ہستی کو اس نے پہچانا
- جس نے اس قادرِ حقیقی کو واحد لاشریک ہے جانا

تشریح:

ان اشعار میں شاعر ایمانِ کامل، حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو نہایت خوبصورت انداز میں بیان کرتا ہے۔ پہلے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ

جو شخص سچے دل اور مکمل ایمان کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو مانتا ہے، یعنی صرف زبان سے نہیں بلکہ دل سے بھی یقین رکھتا ہے، وہی حقیقی ایمان والا ہے۔ ایسا شخص دراصل دین کی اصل روح کو سمجھ لیتا ہے۔

دوسرے مصرعے میں شاعر حضور نبی کریم ﷺ کی شان بیان کرتا ہے کہ یہ پوری کائنات آپ ﷺ کی خاطر بنائی گئی ہے۔ جو شخص آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کو پہچان لیتا ہے، وہ دراصل دین کی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے۔

تیسرے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ جو انسان اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے، یعنی اپنی حقیقت اور مقصدِ زندگی کو سمجھ لیتا ہے، وہ دوسروں پر برتری حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ وہ صحیح راستے پر چلنے لگتا ہے اور زندگی کو بہتر انداز میں گزارنے لگتا ہے۔

آخری شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اللہ کو واحد اور لاشریک مان لیتا ہے، یعنی اس کا کوئی شریک نہیں، وہی حقیقی ایمان والا ہے۔ ایسا انسان اللہ کی قدرت اور اس کی عظمت کو سمجھ کر صحیح عقیدہ اختیار کرتا ہے۔

◆ شعر 3:

- سنگ ریزوں سے بھر لیا دامن، گوہرِ بے بہا کو چھوڑ دیا
- موجِ طوفانِ معصیت نے آہ! میری کشتی کے رخ کو موڑ دیا
- ہائے وہ عید جس کو اے مالک! اپنی غفلت سے میں نے توڑ دیا

تشریح:

ان اشعار میں شاعر اپنی غلطیوں، گناہوں اور غفلت پر گہرے افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ پہلے شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اس نے اپنی زندگی میں قیمتی چیزوں (نیکیوں اور بھلائی) کو چھوڑ کر بے وقعت چیزوں (گناہوں اور دنیاوی لذتوں) کو اختیار کر لیا۔ یہاں "سنگ ریزے" سے مراد بے قیمت چیزیں ہیں جبکہ "گوہرِ بے بہا" سے مراد قیمتی چیز یعنی نیک اعمال اور اللہ کی رضا ہے۔

دوسرے مصرعے میں شاعر اپنے گناہوں کو ایک طوفان سے تشبیہ دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ گناہوں کے طوفان نے اس کی زندگی کی کشتی کا رخ بدل دیا، یعنی وہ سیدھے راستے سے ہٹ کر گمراہی کی طرف چلا گیا۔ اس میں انسان کی کمزوری اور شیطان کے بہکاوے کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔

تیسرے شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ اس نے عید جیسے خوشی کے موقع کو بھی اپنی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے ضائع کر دیا۔ یہاں "عید توڑ دینا" سے مراد یہ ہے کہ اس نے اس دن کی اصل روح یعنی عبادت، شکرگزاری اور خوشی کو نظر انداز کر دیا۔

Copyright Policy

© 2026 **Studynotes360.com**. All Rights Reserved.

All notes, study materials, MCQs, explanations, and other educational content available on Studynotes360.com are the intellectual property of Studynotes360.com and author **Muhammad Asghar**.

These materials are provided for educational purposes only. No part of this content may be copied, reproduced, republished, or used for commercial purposes without prior written permission from **Studynotes360.com**.